منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد - تورت بلا تورید انجیل بتجیل - گویان صفت و سیرت سرور محمد

اشتہار یہہ اخبار گشتہ مواد مضامین ترویج مذہب عیسوی جیسا کہ قیمت سالانہ بحساب پانچ روپیہ پیشگی از دہم مہینہ اردو ماہ

رسالہ تنویر الایقان الی بقیہ

قولہ چنانچہ یہہ پیشین گوئی اسماعیل اور اسکے اولاد مین پوری ہوی -

اقول سچ ہی ہمارے حضرت جو اسمعیل کی اولاد ہین انپر یہہ پیشین گوئی پوری ہوی -

قولہ سوا بنک اوسکے اولاد عرب کے باشندے ہین رہزنی اور لوٹ ہی پر زندگی بسر کرتے ہین -

اقول واہ پادری صاحب واہ یہانپر تو خوب رہی گوئی کو اختیار کیا عرب کے لوگ لوٹ کرتے ہین اور رہزنی خوب خاص عرب جو اولاد اسمعیل مین شریف ہوکر ایسے افعال رذائل کے مرتکب ہونے لگے بھلا جو لوگ رہزنی کرتے ہین وہ تو پہاڑی جنگلی ہین اونکو شرافت سے کیا علاقہ علاوہ ازین ہم یہہ پوچھتے ہین کہ رہزنی تو اور ملک والے بھی کرتے ہین خصوصیت عرب اور اولاد اسمعیل کی کیون ہی - اگر بقول تمہارے یہہ مان بھی لیا جاوے تو تمہاری کتاب جھوٹی ٹھہرتی ہی کیونکہ ہاتھ اسمعیل کا سب کے برخلاف کہان ہوا بلکہ موافق ہوا علاوہ ازین اگر ذرہ انصاف سے غور کر کے لکھتے تو ہرگز ایسا نہ لکھتے ظاہر ہے کہ ابراہیم مغموم تھے اور مغموم کو جب تسلی اور دلاسا دیتے ہین تو بہتر بات سے تا اوسکے غم رفع ہوجاے بخلاف اسکے کہ اوسکا غم زیادہ کیا جاے یہ امر شاہد حال ہے کہ خوشخبری سنائی گئی - ذرا تعصب کو دور کر کے یون کہیے کہ اوسکا ہاتھ سب کے یعنے یہودی و عیسائی وغیرہ کے برخلاف ہوگا کیونکہ ماسوا طریقہ موسوی و مسیحی ایک طریقہ اسلام اوسکو عنایت ہوگا لہذا سب کا ہاتھ اوس سے برخلاف ہوگا پس یہہ پیش خبری پوری پوری موافق کتاب ہستا

توراۃ کی ہوی ذرا بھی فرق نہوا۔

قولہ یہہ وعدہ پورا ہوا اور اون بارہ رئیسون کے نام بھی پیدایش کے ۲۵ باب ۱۲۔ آیت لکھی گئی۔

اقول الحمدللہ ایک خبر تو بھی دشمن سے کہلوادی اور تصدیق بھی کرادی ہان بیشک یہہ کہنا تمہارا بہت وسچ ہی اوسی بارہ مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی موسومہ بہ ماہ ماہ مندرج ہی کما قال المولانا العباس علی حامیہ ومولانا رکن الدین رح۔

قولہ اسکے علاوہ فارقلیط کی بابت اگر تحقیق کروگے تو سمجھوگے کہ وہ اشارہ محمد کی طرف نہین۔

اقول یہہ کہنا محض غلط ہی جیسا کہ آگے آتا ہی۔

قولہ لفظ یونانی کے الی ان قال ترجمہ شفیع وتسلی دینے والا ہی۔ **اقول** بیشک یہی معنی ہین لیکن موافق ہمارے رسول مقبول شفیع المذنبین اور تسلی دینے والے ہر دل غمگین ہوے ولنعم ما قال السعدی رح۔ شفیع مطاع نبی کریم قسیم حسیم نسیم وسیم۔

قولہ حاصل اس فارقلیط سے نزدیک سچ کے روح حق اور روح قدس ہے۔ **اقول** یہہ حاصل محض غلط ہے کیونکہ اگر روح حق جو ایک جوہر لطیف ہی وہ مراد ہوتا تو سارے مسیحی فارقلیط کے منتظر دیڑھ سو برس تک کیون رہتے حالانکہ بقول تمہارے روح حق زندہ حواریون مین ہو چکا تھا دیکھو تواریخ کلیسا اردو صفحہ ۲۰۵ سطر ۱۰ مونٹانس نے ۱۷۰ء مین یہہ دعوی کیا کہ مین فارقلیط ہون جسکے ظہور کا انتظار تھا دیندار

ہی کررہے تھے چنانچہ ایشیائی کوچک اور یورپ کے ملکون اور صوبون مین اسکے پیرو ہوگئے انتہی ملخصا اب اس عبارت تواریخ کلیسا سے صاف ظاہر ہوا کہ مسیحیون کی نزدیک بھی فارقلیط کوئی شخص مجسم اولاد آدم سے ہونیوالا تھا۔ اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوے کیونکہ انہون نے ساری جہان کو عدالت سے بھر دیا اور تقصیروار ٹھہرایا اور سردارون پر حاکم ہوے بھلا روح نے ان سب کا انتظام کب کیا ذرا انصاف سے کہیئے اور اگر باوجود اس ثبوت کے بھی وہی تعصب کا کلمہ بولتے رہوگے اور بکری کے تین تانگ کہتے جاؤگے تو یہہ امر دوحال سے خالی نہین یا تو تمہارے کتاب جھوٹی وغلط یا نعوذ باللہ عیسے جھوٹے کیونکہ مطابق کہنے کے، روح مین نہوا وکانہا باطلا صراحتا۔ **قولہ** چنانچہ انجیل یوحنا کی ۱۶ باب آیت ۷ اوے اسین کہ مسیح نے فرمایا الی ماقال اور وہ تمہین دوسرے تسلی دینے والے کو بخشیگا۔

اقول اگر تمہین ذرا انصاف ہوتا تو صاف معلوم ہوتا کہ اس دوسرے تسلی دینے والے کون مراد ہے اور پہلا اسکا کون ہی اور دوسرے تسلی دینے والے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس دوسے اول تو روح القدس بقول تمہارے مراد ہے اور دوسرے سے فارقلیط کہ عبارت محمد شفیع وتسلی دینے والے سے مراد ہے ایسے لحاظ سے روح حق کا بیان ۱۴ باب مین ہوا اور فارقلیط کا کہ پیچھے ہونے والے تھے ۱۶ باب مین ورنہ دوسرے

کی کتاب و دلائل اصلی دو ہین قرآن و حدیث قرآن
سے تو ثابت ہوگیا باقی رہی حدیث سو دیکھو محدثین
بسند صحیح روایت فرماتے ہین عن انس رضی
اللہ عنہ قال ان اہل مکۃ سالوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یریھم فاراھم انشقاق
القمر رواہ مسلم و **عن** ابن مسعود قال
بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بمنی فانشق القمر فلقتین فلقۃ من وراء
الجبل و فلقۃ دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اشھدوا رواہ الترمذی وقال
ھذا حدیث حسن صحیح **قولہ** ایسا معجزہ الخ
اقول مطلب پادری صاحب کا یہہ ہے کہ یہ معجزہ
جیسا کہ اہل اسلام کے یہان پر مشہور ہے واقع مین ایسا
ہوتا تو ایک شہر کیا سخصر سارے ملکون والے دیکھتے
سو اسکا جواب چند طرح سے علمانے دیدیا ہے
اول یہہ کہ سارے اقلیم والون نے تو طلب
نہین کیا پھر وہ کیون دیکھنے لگے دوم یہہ کہ لوگون
کو کیا خبر تھی کہ آج ایسا معجزہ ملک عرب مین ہوگا
آنکھہ آسمان پر اوٹھائی رہو سوم یہہ کہ کوئی خواب
غفلت مین کوئی کاروبار مین کوئی عیش و عشرت
مین کوئی مکان کے اندر بیٹھا باتین کرتا رہا ہوگا
پھر بھلا سب کیونکر دیکھتے - چہارم یہہ کہ اکثر ملک
مین دن و رات کا اختلاف رہتا ہے کہ جب ملک
عرب مین شام ہوتی ہے تب دوسرے ملکون مین
دن یا صبح ہوتی ہے بعض ملکون مین چھ مہینے کی
رات اور چھ مہینے کا دن ہوتا ہے اور بھی
بسبب اختلاف فصل کے کسی ملک مین جسوقت
کہ آسمان صاف ہے دوسرے ملکون ابر و مینہ
سے چاند و آسمان ڈھکا رہتا ہے کہین گرد و غبار
سے چھپا رہتا ہے پھر شق قمر کون دیکھتا بعضے
اکثر سوداگرون اور راجاؤن نے اور دوسرے
ملکون مین جسکی نظر اتفاقیہ آسمان کی طرف تھی دیکھا
اور اوسکی کیفیت کاہنون سے دریافت کرکے مسلمان
ہوگئے دیکھو کتب سیر و تواریخ فرشتہ وغیرہ مین
اگر تمکو تلاش حق کی ہے ورنہ اپنی تعصب سے
مستحق نار دوزخ کے ہوگئے اسواسطے ہم آپ
لوگون کو دعوت طرف اسلام کے کرتے ہین تعصب
کو چھوڑ کر ذرا انصاف سے حالات عمری ہمارے
رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر غور کرو اور انکی پیغمبری
کا اقرار کرو **قولہ** لیکن برعکس اسکے یہہ ماجرا
عجیب فقط اہل اسلام مین مشہور ہوا **اقول**
صرف اہل اسلام مین مشہور نہین ہوا بلکہ ملک ہند
تک اور دوسرے ملکون مین بھی مشہور ہوا
چنانچہ تواریخ اسلامی اور غیر اسلامی سے ظاہر ہے
اور بر تقدیر تسلیم کہہ تعجب کی بات نہین ہے کہ
اپنے مذہب کی بات وہی مذہب والا خوب جانتا ہے
دوسرے کو کیا پڑی - اگر یہی تعجب و استحالہ
ہے تو ہم یہ کہتے اور اسکا جواب پوچھتے ہین کہ
ستارون کا پورب سے آنا اور سجدہ کرنا یوسف
کو جو انجیل متی باب ۱۲ آیت ۲ - مین مرقوم ہے

اور آفتاب ماہتاب کا شام تک ایک ساتھ کھڑا ہونا
جیساکہ کتاب یوشع باب ۱۰ - آیت ۱۱ - ۱۲ مین ہے
اور ایک عورت کا آفتاب کو اوڑہنا اور ماہتاب
کو پیرتلے رکھنا اور اوڑہنا جیساکہ مکاشفات کی
باب ۱۲ - آیت ایک مین ہے پس یہ سب تو
شق قمر کے مقابلہ مین کہین سے کہین عجائب تر
ہے اب آپ کو ثبوت دینا چاہیئے کہ یہ سب
عجائبات کسی غیر قوم کی تواریخ مین مندرج و مشہور
ہے بجز قوم مسیحی کے دوسرے قوم مین ہرگز
مشہور و معروف نہین بلکہ کسیکو آج تک
خبر بھی نہین ہوے بخلاف شق قمر کے کہ اکثر
قومون کی تاریخ مین مندرج **فما هو جوابك**
فهو جوابنا قوله اور بہت سی نقلین محمد
کی بابت محمدی کہتے ہین الخ **اقول** کیا یہ
سب باتین بے سند ہین یا جھوٹے دعاوی سے
پیجھے مروی ہین ہرگز نہین ہرگز نہین بلکہ
سند مشہور و سے ثابت ہے اور اس سند
کے اندر ایسے لوگ ہین کہ ہمیشہ زہد و عبادت
اور سچائی مین معروف و مشہور تھے چنانچہ تواریخ
محدثین سے خوب ثابت ہے کہ صادق کو کاذب
سے کیسا فرق کر دیا پھر کیا وجہ کہ ایسے لوگون کی
بات اور روایت معتبر نہو - ہان تم لوگون
کی کتاب اور اوسکی نقلین بے اعتبار و بے سند
ہے کیونکہ آپ لوگون کے یہان اہتمام راوی
کا ساتھ صدق و کذب کے نہین کیا گیا اور نہ

اسناد اوسکی مسلسل لکھی گئی صاف ظاہر ہے
کہ جب سچائی جھوٹائی اور اسناد کا اہتمام نہین
کیا گیا سو ایسی کتاب اور اوسکے نقلون کا
کیا اعتبار جسکے جو جی مین آیا اپنی خواہش و مطلب
کے موافق لکھکر کتاب کو رواج دیدیا بخلاف
اسلام کے کہ جو عمر بھر مین ایک دفعہ بھی جھوٹ
بولا اوس سے روایت متروک کر دی گئی۔

قوله کیونکہ قرآن سے ثابت نہین **اقول**
قرآن کیا ہی وحی ہے اور وحی کی دو قسم
ہین متلو اور غیر متلو - غیر متلو سے اکثر باتین
اور معجزات ثابت ہین دیکھو رسول مقبول فرماتے
ہین الا واوتی مثل القرآن الخ علاوہ
ازین جملہ افعال و اقوال رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سب کے سب قرآن سے
ثابت ہوتا ہے کیونکہ قرآن پاک مین ہے
وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی
یوحی پس یہ کہنا کہ قرآن سے ثابت نہین
محض غلط ٹھہرا **قوله** منصف مزاجون کو لازم
ہے **اقول** جو منصف مزاج ہونگے وہ خوب
سمجھ گئے ہونگے کہ نبی برحق محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہین یہ وہ نبی ہین کہ تمام انبیاء اونکی
خبر دیتے آئے ہین یہ وہ نبی ہین کہ تمام دنیا
معجزے انکے ظہور مین آئے ایسے معجزے
کہ نہ اوسکے کسی نبی سے ظاہر نہین ہوے
یہ وہ نبی ہین کہ تمامی قول و فعل انکا موافق

احکام باری تعالیٰ کے ہے کیونکہ صاف قرآن
مین ہے کہ نہین بولتا اپنے جی سے مگر کہ وہ پیغام
ہے جو اوسکے طرف پیغام بھیجا گیا چنانچہ انجیل سے
بھی ثابت ہوتا ہی کہ وہ اپنے سے کچھ نہ کہیگا لیکن جو
سنیگا سو کہیگا اگر انصاف سے آپنے دیکھا ہوگا
تو یہہ بات روشن ہوگئی ہوگی **قولہ** کسواسطے کہ
قرآن سے ثابت ہوتا ہی کہ معجزہ دکھانے مین محمد
عذر کرتا **اقول** ہرگز نہین ہرگز نہین محض
غلط ہی جیساکہ آویگا اور بر تقدیر تسلیم کچھ حرج
نہین کیونکہ معجزہ دکھلانا پیغمبرون کے ہاتھہ مین نہین
اللہ کے ہاتھ مین ہی جب منظوری ہوتی ہی تو دکھلاتے
ہین ورنہ صریح عذر دیکھو متی یا لوقا باب ۲۳ آیت
۸ - ۹ ہیرود کو بہت تمنا تھی کہ کوئی معجزہ دیکھی اور
اوسنے بہت سوال کیا پر مسیح نے کچھہ نہ دیکھایا مختصر
تو تمہاری تقریر سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسےٰ نبی نہ تھے
کیونکہ معجزہ دکھلانے مین ہیرود کے عذر کرتے تھے
فما هو جوابك فهو جوابنا رسول کریم علیہ
الصلوٰۃ والتسلیم ہرگز عذر نہ فرماتے تھے اگر عذر
کرتے تو وہ کون سے معجزے کفار دیکھتے اور کہتے
تھے کہ یہہ جادو ہی یا یہہ بڑا جادوگر ہے انصاف کرو
یہان پر تو تعصب سے تفسیر بیضاوی کی عبارت نہین
نقل کرتے دیکھو تفسیر بیضاوی و حسینی وغیرہ جسکا
خلاصہ یہ ہی کہ یہ ایک وقت خاص کا ذکر ہے یہ آیت قریش
کے حق مین نازل ہوی اور وہ لوگ معجزہ مقترحہ
کو طلب کرتے تھے - سُن رکھو اہل اسلام کے نزدیک

سارے معجزے جو تمامی انبیا سے ظاہر ہوے دو طرح
کے تھے مقترحہ اور غیر مقترحہ وہ جسکے انکار سے فوراً
عذاب الٰہی سے غارت کردئے جاوین **والثانی**
ضدها آپ کو آیۂ سورہ بقر وغیرہ سے معلوم ہوچکا
کہ یہ شقی ازلی ہین ہرگز ایمان نہ لاوین گے اور نہ یہی
بذریعہ وحی معلوم ہوچکا تھا کہ اونکی اولاد جو ہونگی وہ مومن
ہونگی اور اولاد بکثرت پیدا ہوگی چونکہ آپ رحیم تھے رحمت
نے تقاضا کیا کہ آپ یہ معجزہ مقترحہ دکھلاوین اور وے
لوگ عذاب الٰہی مین گرفتار ہون کیونکہ امت سابقہ نے
جب انکار ایسے معجزہ کا کیا تو کوئی غرق ہے اور کوئی
باران آگ سے غارت کردئے گئے یہ بھی کئے جاوین
لہذا آپ خاموش رہی تو وہ کفار شک کرنے لگے جیسا
کہ آپ لوگ اس سے شک لاتے ہین تو اللہ تعالیٰ نے برائت
دسہ آپکا اس آیت کو بھیجکر ثابت فرمایا کہ ترجمہ اسکا یہ ہے
کہ ہم باز رہے اس سے کہ بھیجین معجزہ مگر اسوجہ سے کہ
جھٹلایا اگلون نے -

دیکھو یہان سے کسقدر رحیمی ہمارے رسول کی ثابت
ہوتی ہی اور کسقدر رحمانیت ہمارے خدا کی بخلاف
تمہاری کتابون کے جیساکہ کتاب خروج کی باب ۳۴
آیت ۷ سے ثابت ہوتا ہے باپون کے گناہ کا اونکے
فرزندون سے اور فرزندون کے فرزندون سے
تیسری و چوتھی پشت تک بدلا لیگا - پس لازم ہے کہ
ایسے عادل اور رحیم خدا کو پکڑو اور ایسے ظالم خدا سے
(نعوذ باللہ بقول تمہارے) باز رہو اور اسکے رسول
کریم پر کہ جسکے اوپر ایسی مہربانی کی آیتین نازل مومنین

ایمان لاوے کہ دو جہان مین بیڑا اوسیکی وجہ سے
پار ہوگا۔ **قولہ** مگر شاید آپ ایسا کہین کہ قرآن خود
معجزہ ہی اور محمد کی رسالت کے لئے نشانی۔
اقول ہان یہی کہتے ہین کہ اور سارے وہ
معجزات جو گذرے **قولہ** پس ایسی بات سے اور اس
طور کی تقریر سے الخ **اقول** تمہین اب انصاف سے
کہو کہ اسوقت مین جبکہ سارے انبیاون کے آنیکے
خبرین اوسکے محامد واوصاف تک بیان کردین علاوہ
ازین اسقدر معجزات دکھلادین کہ کچھ بھی شک واقع
ہوتا ہے ہرگز نہین بلکہ وہ معجزات جو مذکور ہوے
اور اخبار انبیا اور اسپر یہ دعوی قل فأتوا بسورة
من مثله ان کنتم صٰدقین تک کسکے
مقابلہ مین تہا وہ فصحاے عرب کے سامنے جنکا شہرہ آج
شرق سے غرب تک ہی جسپر بھی ہوسکا تو اس سے
اور بھی یقین قلب اور دفع شکوک اور ترقی ایمان کی
ہوتی ہی کما لا یخفی **قولہ** پس مین اسکا قائل
نہین کہ قرآن لاثانی ہی اگر عربی زبان کی کتابون
مین کوئی عبارت کی بیچیدگی اور تلفظ کی ملاحت مین
اس کتاب کے برابر نہین الخ **اقول** سبحان
اللہ پہلے تو آپ تناقض عبارت کو ملاحظہ کیجیے کیونکہ
کبھی تو کہتے ہو کہ لاثانی نہین کبھی کہتے ہو کہ کوئی
کتاب عربی مین برابر اسکے نہین یہ کیا معنے دوسرے
یہ کہ اگر عربی مین برابر اسکے نہون تو کیا انگریزی
فارسی مین پس فصحای عرب عاجز آگئے تو صاف
معلوم ہوا کہ کلام بشر نہین بلکہ کلام خدا ہے **قولہ**

کیونکہ جیسے قرآن کی عبارت مثل اپنی نہین رکہتی
ویسی ہی دوسرے زبان کی کتابین بھی فصاحت
اور بلاغت مین بے نظیر اور دلپذیر ہین **اقول**
یہ کلام محض غلط ہی بچند وجوہ اول یہ کہ انہون نے
مثل قرآن کے کب دعوی کیا اور کیون نہین کہا
کہ اونکی کتاب بے نظیر بھی جاوے **دوسری** یہ کہ
دیکھو ملا سعدی وطوسی وجامی و
نظامی وخاقانی وغیرہم کیسے فصحاے
عجم سے تھے لیکن انکی کتابون کی شرحون کو دیکھو تو
شارحون نے کسقدر غلطیان از روی علم معانی
وبلاغت نکالے ہین قرآن شریف کی بھی کسی فرد
بشر نے آجتک غلطی پکڑی اور نکالی ہی **سوم**
یہ کہ فرض کیا کہ اور زبان کی کتاب بھی بے نظیر
ہین تو اس سے یہ کہان ثابت ہوا کہ اسکا جواب
بھی نہین ہوسکتا کیونکہ زلیخا کا جواب گلستان
کا جواب شاہنامہ طوسی کا جواب سعد دلوگون
نے لکھدیا ہی باوجودیکہ اون لوگون کو دعوی
نتہا اگر دعوی ہوتا معلوم نہین کیا کچھ ہوتا اور
وے لوگ کیون دعوی کرتے ان کو تو خود معلوم
تہا ان الانسان مرکب من الخطاء و
النسیان قرآن کا دعوی آج تک تیرہ سو
برس سے برابر ہر زمانہ وہر وقت وہر صدی مین
ہوتا چلا آیا اسپر بھی کسینے نہین لکھا ہم لوگون کا
دعوے کچھ۔ آپ دلیل لاتے ہین کچھ۔ دعوی
پر دلیل پوری ہونی چاہیے۔ باقی برآنیہ

انجمنِ حمایتِ اسلام لاہور کے طرف سے مدد کی استمداد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمنِ حمایتِ اسلام لاہور کے نام سے اہلِ اسلام عموماً اور ہمدردانِ قوم خصوصاً بخوبی واقف ہوچکے ہونگے اور اسکے اغراض و مقاصد کی ضرورت اور عمدگی کی تسلیم کرنے مین بھی شاید ہی کسی کلمہ گو کو کلام ہو۔ وہ کارروائیان جو اس انجمن نے ابتدائی قیام سے (جسکو ابھی کچھہ بہت عرصہ نہین گذرا) آجتک اپنی اغراض کے موافق کین اور جنکو اطلاعِ عام کے لئے وقتاً فوقتاً اپنی ماہوار رسالی مین شایع کرتے رہے اور جنکا اثر پنجاب سے نکلکر ہندوستان مین بھی پڑا اسکی اسم بامسمی ہونے اور اسکی اغراض کی عمدگی کا کافی ثبوت ہین ان کارگذاریون کو اسواسطے کہ ہیئت مجموعی پر ناظرین کی سامنے آجاوین مختصر طور پر ذیل مین درج کیا جاتا ہی۔ مخالفین مذہبِ مقدسِ اسلام کے غیر واجبی اعتراضون کے جواب دینے کے لئے (جو انجمن کی پہلی غرض کا منشا تہا) انجمن نے ماہوار رسالہ جاری کیا جو آجتک خدا کی عنایت سے جاری ہی اور وعظ مقرر کئے جو اپنا کام نہایت سرگرمی سے کر رہے ہین۔

مسلمان لڑکون اور لڑکیون کی تعلیم کیواسطے (جو انجمن کی غرض دوم کا مطلب تہا) انجمن نے پہلے پہل لڑکیون کی تعلیم کا کام شروع کرنا مناسب سمجہا کیونکہ سن کے زنانہ سکول بہت کچھہ خرابی اور بدنامی ڈال چکے تہے۔ اور امید ہے کہ محفوظ رہیگی۔ خدا کا شکر ہے کہ انجمن اپنی غرض سوم مین بھی جو اہلِ اسلام کی اصلاحِ طرزِ معاشرت اور باہمی اتفاق و اتحاد مین سعی کرنا تہا کسیقدر کامیاب ہوگئی ہے۔ اب انجمن اپنی غرض دوم کے دوسرے حصہ یعنے مسلمان لڑکون کی تعلیم کے طرف توجہ کرنا بھی اپنا فرض سمجہتی ہے۔ چونکہ موجودہ طریق تعلیم سے مسلمان لڑکے یا تو مسجدون مین اپنی عمر کا بیش قیمت حصہ کھو دیتے ہین یا پندرہ سال تک بھی خرچ کرکے قرآن شریف بھی اچھی طرح سے نہین سیکھہ سکتے چہ جاکہ ضروری دینی مسایل سے بہرہ یاب ہون اور دنیاوی تعلیم کے علاوہ قرآن شریف اور اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی باتین ہر روز سنتے رہنے سے عیسائی دین مین چلے جاتے ہین اور اگر بظاہر اسلامی صورت مین رہتے بھی ہین تو بھی دلمین اسلام کیطرف سے انکو سخت نفرت پیدا ہوجاتی ہی۔ اسواسطے انجمن نے بالفعل ایک سکول ایسا پرائمری تک کھولنا تجویز کیا ہے جو انشاء اللہ تعالی الشعبان یکم محرم الحرام ۱۳۰۴ھ سے جاری ہوجاے گا اس سکول مین انجمن نے ایسی تعلیم تجویز کی ہے جس سے پانچ سال کی عمر کا لڑکا پانچ سال تک قرآن شریف بھی ختم کرلے۔ ضروری دینی باتین بھی سیکھہ لے پکا نمازی بھی ہوجاے۔

اور پھر بغیر کسی وقت کے انگریزی مڈل سکول
مین بھی داخل ہو۔

اہل اسلام سے علی العموم اور رؤسا و تعلیم
یافتہ اصحاب سے علی الخصوص التماس ہے کہ وہ
اس اسلامی مدرسے کی طرف اپنی توجہ مبذول
فرماوین اور اسکے استحکام و ترقی کے لئے فراخ
حوصلگی اور جوانمردی کو کام لاوین اور جہان تک
ممکن ہو مال سے (جو سب سے ضروری ہے) زبان
قلم سے اسکی امداد فرماوین اور اسکا اجر اس
وسیع فضل والے سے لینے کے بالیقین منتظر اور
تیار رہین۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی
اللہ علیہ وسلم واخذل من
اعرض عن دین محمد۔
اللھم ارحم علی امۃ محمد
اللھم اصلح امۃ محمد ووفقھم علی
سلوک صراط رضائک وصراط الذین
انعمت علیھم وارزقھم اتباع
حبیبک محمد صلعم آمین۔

العبد غلام اللہ مدیر مجلس

اشتہار

کتب خاص بطبع محب ہند دہلی واقع
دریا گنج برلب نہر۔ قیمت کتب ہو محصول ڈاک

(۱) ہندوستانی مخزن المحاورات جسمین ہندی اردو کے محاورے ہر قسم کے اور اصطلاحین دس ہزار کے قریب بڑی تلاش اور جستجو سے جمع کرکے درج کی گئی ہین انکی ثبوت مین بامثال اور ماثران باکمال کا کلام اور روزمرہ کے معنے خیز فقرے اور ضرب الامثال پیش کی گئی ہین۔ اکثر محاورون اور اصطلاحون کی وجہ تسمیہ اور شان نزول بھی حتی الوسع بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ مولفہ لالہ چرنجی لال صاحب دہلوی اردو زبان کی ماہیت و رسالہ ہندوستانی فلولوجی و سابق اسسٹنٹ ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر مرحوم مولف ہندوستانی و انگریزی ڈکشنریات۔ قیمت خانی کاغذ عینکا سریر امپوری عمدہ ہے۔ ولایتی للوہ محصول رجسٹر ۶ر (۲) اردو کی پہلی و دوسری کتاب کی فرہنگ ۱ر (۳) اردو کی تیسری و چوتھی کی فرہنگ فی ۱ر (۴) فرہنگ قصص ہند حصہ اول و دوم تیسری (۵) جغرافیہ طبعی مولفہ کدارناتھ صاحب ایم اے ۰۵ر (۶) مرآۃ جغرافیہ جہان کا مختصر جغرافیہ ۱ر (۷) جغرافیہ ہند حصہ اول ۲ر (۸) رسالہ ہندوستانی فلولوجی ۳ر (۹) رسالہ مخزن المضامین ستندگون کے جواب ۲ر (۱۰) تذکرہ کوئین و کشور قیصر ہند ۳ر (۱۱) اردو زبان کی ماہیت ۸ر (۱۲) سیر لارڈ لیٹن عہد سے محصول ڈاک و رجسٹری ۶ر (۱۳) حضرت امیر خسرو دہلوی ہند وغیرہ کی پہیلیان ۰۲ر (۱۴) رسالہ سوال و جواب شہزادہ دارا شکوہ و بابا لال داس ۲ر (۱۵) سگھڑ سہیلی ۰۲ر (۱۶) مکتوبات کلیمی ۶ر (۱۷) مرقعہ شریف ۴ر (۱۸) شرح قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء ۱ر محصول ڈاک و رجسٹری ۶ر شرح قصاید بدیع

عینہ المشتہر منیجر مطبع مذکور۔

بقیہ رسید زر۔

جناب مولوی الطاف علی صاحب ترناتن	ص
جناب محمود میاں صاحب بمبئی	نے
جناب منشی محمد باقر صاحب رائم سبھنی گہات	ع ع

در مطبع بحر الاسلام انگلو باہتمام محمد شریف طبعشد